www.KitaboSunnat.com

رپورٹ از ماموں کانجن

اہلحدیث علماء اور نمائندگانِ مدارس کا اہم اجتماع

رابطۂ مدارس اور جماعتی مفاہمت کیلئے قابلِ قدر تجاویز

پاکستان میں اہل حدیث کی جماعتی گروہ بندی اور تفریق کے بغیر مدارس کے باہمی رابطہ اور جماعتی صلح و مفاہمت کی غرض سے علماء اور مدارس کا ایک نمائندہ اجتماع جامعہ تعلیم الاسلام ماموں کانجن میں بروز بدھ مورخہ ۹ ذی قعدہ ۱۴۰۹ھ / ۱۴ جون ۱۹۸۹ء ۳ بجے سہ پہر شروع ہوا۔ جس کی صدارت جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب نے فرمائی۔

قاری محمد یوسف صاحب کی تلاوت کے بعد جناب قاضی محمد اسلم سیف صاحب نے افتتاحی کلمات میں فرمایا کہ ہمارے اسلاف کا یہ قابلِ فخر کارنامہ ہے کہ انھوں نے علم کی شمع کو مشکل ترین حالات میں بھی روشن رکھا، بالخصوص ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی کے بعد جب انگریز کا تسلط پورے ہندوستان پر قائم ہوا تو ان مجاہدینِ اسلام نے اپنے اسلاف کی علمی روایات اور تعلیمی ورثے پر آنچ نہ آنے دی۔ حالانکہ انگریز نے ان کی دعوتی تاثیر ختم کرنے کے لیے ان کے اوقاف قبضے میں لے لیے اور ان کو عوام کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا۔ لیکن علماء نے ہمت نہ ہاری اور درختوں کے سائے میں ٹوٹی صفوں پر بیٹھ کر سلسلۂ تعلیم جاری رکھا۔ حقیقت یہ ہے کہ دیندار عوام نے ایسے مشکل حالات میں اپنے زعماء کا ساتھ دیا اور اب تک یہ مبارک سلسلے علماء اور عوام کی مشترکہ مساعی سے چل رہے ہیں۔ اب الحمدللہ حالات کافی بدل چکے ہیں۔ طلباء کو پہلے کی نسبت کافی بہتر سہولتیں میسر ہیں اور مدارس کی تعداد بھی کافی ہے۔ لیکن حیرت ہے کہ معیارِ تعلیم گرتا جا رہا ہے۔ قحط الرجال روز افزوں ہے جو جاتا ہے اس کا خلا پُر نہیں ہوتا۔ حالانکہ ذہین ترین طلباء کی ایک تعداد سعودی یونیورسٹیوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی جاری ہے۔ فاضل عربی اور وفاق المدارس کے فارغ التحصیل بھی بہت ہیں، اسی بات کا ذکر پاکستان اور بیرونِ پاکستان دوروں میں بھی ہوتا ہے خصوصاً رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں حرمین شریفین میں اس کا کثرت سے ذکر ہوا اور جماعتی اختلافات پر بھی تشویش کا اظہار کیا گیا۔ جس کے نتیجے میں طے پایا کہ پاکستان میں مدارس کے باہمی رابطے اور جماعتی مفاہمت کے لیے بلا امتیاز گروہ بندی، علماء و مدارس اہل حدیث کا نمائندہ اجتماع منعقد کیا جائے۔ تاکہ علمی خلا پر کیا جا سکے۔ اور جماعت کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق بہترین مدرس، خطیب اور مصنف میسر آ سکیں۔

جناب قاضی صاحب کے تمہیدی کلمات کے بعد اس اجتماع کے داعی صدر انتظامیہ جامعہ تعلیم الاسلام مولانا عبد القادر ندوی صاحب نے فرمایا کہ آج ہمارے سامنے اس وقت دو اہم کام ہیں:

۱۔ جماعتی مصالحت

وحدتِ نصاب اور اصلاحِ مدارس

لیکن ہم اولین حیثیت وحدتِ نصاب کو دیتے ہوئے آپ حضرات سے امید رکھتے ہیں کہ اس بارہ میں مفید اور مثبت تجاویز و آراء پیش فرمائیں گے اور جناب ندوی صاحب نے ابتدا پروفیسر جعفر حسین شاہ آف گوجرانوالہ کی تحریری تجاویز سے کی جو انھوں نے ڈھائی سال قبل تحریر کی تھیں اور اجلاس میں بھی پیش کیں۔ اسی طرح قبل ازیں دیگر اہم جامعات کو بھی بھجوائیں جو ہفت روزہ الاعتصام میں بھی چھپیں۔ اس پر ندوی صاحب نے ان کی کاوش کا شکریہ ادا کیا۔ چونکہ پروفیسر جعفر حسین شاہ مدارس کے لیے نئے تھے اس لیے دیگر تقاریر سے پہلے تجویز پیش ہوئی کہ شرکاء کا ایک تعارف ہو جانا چاہیے جسے قبول کرتے ہوئے جناب ندوی صاحب نے شرکاء سے اپنا اجمالی تعارف کرانے کو کہا چنانچہ سب نے باری باری اپنا تعارف کرایا۔

اس کے بعد مولانا محمد حیات آف ٹوبہ ٹیک سنگھ نے توجہ دلائی کہ وفاق المدارس السلفیہ کے سید حبیب الرحمٰن شاہ کی طرف سے ایک چٹھی جاری کی گئی ہے جس میں مدارس کو جامعہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم الاسلام ماموں کانجن کے اجلاس میں شرکت سے منع کیا گیا ہے کہ یہ اجلاس جامعہ سلفیہ کو ناکام کرنے کی سازش ہے وغیرہ وغیرہ۔

جس کا جواب دیتے ہوئے مولانا ندوی صاحب نے کہا کہ جامعہ سلفیہ جماعتی ادارہ ہے ہم اس کی ترقی کے خواہاں ہیں۔ ہم نے اس کے خلاف نہ کبھی پہلے سوچا ہے اور نہ اب سوچ سکتے ہیں، اس پر جامعہ سلفیہ فیصل آباد کے نمائندہ وفد کے رکن مولانا یٰسین ظفر صاحب کھڑے ہوئے اور وفاق المدارس کی طرف سے جاری کردہ چٹھی پڑھ کر سنائی اور اس چٹھی کو جاری کرنے کی تفصیلی وجوہات بتائیں۔ آپ نے کہا کہ وفاق المدارس کی طرف سے نیا نصاب تیار کر کے سب مدارس کو بھیج دیا گیا ہے اور ہم وفاق المدارس کے امتحان میں شریک ہونے والے طلبہ سے مساوی سلوک کرتے ہیں خواہ ان مدارس کا میلان ہمارے دھڑے سے نہ ہو۔ یہ ہماری وسیع النظری ہے کہ جس مدرسہ کا طالب علم اوّل، دوم، سوم آئے، اس کے مطابق نتیجہ ہفت روزہ اہلِ حدیث لاہور میں شائع کر دیا جاتا ہے۔ نیز وفاق المدارس کے سلسلہ میں سید حبیب الرحمٰن شاہ نے بہت محنت کی ہے اور بعض مدارس کا دورہ بھی کیا ہے۔ جبکہ آپ حضرات نے مسئولینِ وفاق کو اعتماد میں لیے بغیر یہ دعوت دی ہے۔ جناب مولانا ندوی صاحب نے پھر وضاحت کی کہ ہمارے ہاں وفاق کا نصاب رائج ہے۔ اگر آپ کو غلط فہمی ہوئی تھی، تو آپ ہم سے رابطہ قائم کرتے کہ ہم نے یہ چٹھی کس مقصد سے جاری کی ہے حالانکہ آپ کو معلوم ہے کہ میں گاہے بگاہے جامعہ سلفیہ حاضر ہوتا ہوں اور آپ کے کام کی تحسین کرتا ہوں۔ باقی رہا آپ کا یہ کہنا کہ ہمارا عرب شیوخ سے کوئی رابطہ نہیں ہے یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ معزز مہمان کل کے کراچی پہنچے ہوئے ہیں۔ دراصل ہم نے جلدی میں اور آپ نے غلط فہمی میں یہ کام کیا ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف کرے۔ باقی رہا نتیجہ کا صحیح اعلان، یہ آپ کی ذمہ داری اور عدل کا تقاضا بھی ہے، یہ آپ کا کوئی احسان اور وسعت ظرفی نہیں ہے۔

اس کے بعد مولانا عبداللہ امجد صاحب چھتوی نے اجازت چاہی اور فرمایا کہ یہ لوگ مدارس کے لیے وفاق کے نمائندہ ہونے اور اپنے مساوی سلوک کی بات کرتے ہیں حالانکہ کسی مدرسہ کا یہ حق بھی نہیں مانتے کہ وہ کسی دوسرے کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلائیے یا مشاورت قائم کرنے کے لیے اجلاس منعقد کرے۔ جبکہ ان کا اپنا رویہ یہ ہے کہ جون ۱۹۸۷ء میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں وفاق میں شامل مدارس کی میٹنگ بلائی گئی تھی اور ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ انہوں نے معقول تجاویز کو قبول کرنے کی بجائے اس میٹنگ کو ناکام ختم کیا اور مدارس کے منتظمین کی یہ تجویز بھی رد کر دی کہ انہیں وفاق میں نمائندگی دی جائے اگرچہ اس دو نشستوں والے اجلاس کی پہلی نشست میں وفاق کی نصاب کمیٹی کے ارکان منتخب ہو گئے تھے۔ جن میں درج ذیل حضرات شامل تھے۔

۱۔ شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہٗ صاحب

۲۔ جناب پروفیسر غلام احمد حریری صاحب

۳۔ جناب مولانا حافظ عبدالرحمٰن صاحب مدنی

۴۔ جناب مولانا عبدالعزیز علوی صاحب

۵۔ اور — خادم (مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی صاحب)

مگر عملاً یہ ہوا کہ نصاب کی ترتیب میں معزز اراکین کو شامل ہی نہیں کیا گیا۔ اور اپنا تسلط جمانے کے لیے خود ہی ایک نصاب مقرر کر دیا جس کے نقصانات میں سے چند ایک کی نشاندہی کرتا ہوں:

۱۔ چونکہ وفاق کے امتحان پاس کرنے سے مقصد سرکاری نوکری حاصل کرنا ہے، جو سکول میں معمولی درجے کے عربی ٹیچر کی ہوتی ہے۔ اس اعتبار سے نصاب بہت مشکل بنا دیا گیا ہے اور فوائد بہت کم ہیں اس نئے نصاب کے جاری کرنے کے بعد وفاق کے امتحان میں شریک ہونے والے طلباء کی تعداد میں حیران کن حد تک کمی ہوئی، صرف جامعہ سلفیہ سنٹر کی مثال پیش کرتا ہوں کہ اس میں عموماً وفاق میں شریک طلباء کی تعداد ۵۰۰ کے قریب ہوا کرتی تھی لیکن اس دفعہ صرف ڈیڑھ دو صد رہ گئی۔ یہ بھی اس ترمیمی اعلان پر شریک ہوئے کہ اس سال نصاب سابقہ ہی رہے گا۔ کیونکہ یہ بہت مشکل امتحان پاس کر کے بھی ترقی کے بغیر صرف ٹیچری مل سکتی ہے۔ جبکہ اس کی نسبت فاضل عربی کورس بہت آسان ہے اور اس پر تقرری مع ترقی ملتی ہے۔ دیگر مسالک کے وفاقوں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا نصاب بہت آسان ہے۔ جو صرف دورۂ حدیث پر مشتمل ہوتا ہے۔ لہذا اُن کے طلباء خاطر خواہ فائدہ اٹھا رہے ہیں جبکہ ہمارے طلباء محروم ہیں اور ایک لمبے عرصہ کے نصاب کی تکمیل کے بعد وفاق کا امتحان دیتے ہیں۔

۲۔ دوسرا نقصان یہ ہے کہ معادلہ نصاب کا ہوتا ہے۔ حکومتِ پاکستان نے ہمارے جس نصاب کو ایم۔اے کے برابر قرار دیا تھا وہ سابقہ نصاب تھا نہ کہ جدید، اگر آپ نے جدید نصاب رائج کرنا ہی ہے تو پہلے اس کا معادلہ منظور کرائیں۔ ورنہ ایسا کرنے میں معادلہ کینسل ہونے کا خطرہ ہے۔ جیسا کہ جامعہ سلفیہ کی ثانوی کی سند کا معادلہ نصاب تبدیل کرنے کی وجہ سے سعودی جامعات میں ختم ہو گیا ہے۔ آپ نے اس کی متعدد مثالیں پیش کیں۔

۳۔ نیا نصاب ونظام کڑی شروط کے اضافے سے طلباء کے لیے رعائتیں اور سہولتیں ختم کر رہا ہے حالانکہ وفاق سے فارغ ہونے والے سکولوں میں عربی زبان کے فروغ اور اصلاح کا کام کر سکتے ہیں۔ ان شروط وقیود میں سے ایسی پابندیاں بھی ہیں جن کی وجہ سے ہماری معیاری جامعات کی اسناد کی حیثیت ختم کر دی گئی ہے۔ کیونکہ پہلے ہماری جامعات سے فراغت کی اسناد حاصل کرنے والے وفاق کے امتحان میں شریک ہو سکتے تھے۔ اب نئے قواعد و ضوابط میں یہ بنیاد ختم کر دی گئی ہے بلکہ اس کی جگہ وفاق ہی کی جاری کردہ میٹرک، ایف۔اے، بی۔اے کی اسناد ہوں گی۔ یہ کل اہل حدیث مدارس اور جامعات پر بہت بڑی زیادتی ہے۔

۴۔ وفاق کی طرف سے حال ہی میں جو میٹرک، ایف اے، بی اے کے امتحانات لے کر سندیں جاری کرنے کا اعلان کیا گیا اس کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ ان اسناد کا معادلہ منظور نہیں ہوا لہذا ایسی اسناد کا طلبہ کو پابند بنانا فضول اور وقت کا ضیاع ہے۔

مولانا عبد اللہ امجد صاحب نے ایسے جبری اور تحکمانہ اقدامات کی مثال پیش کرتے ہوئے زیر بحث جامعہ سلفیہ کے اجلاس کی صورت حال کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ اس اجلاس کی دوسری نشست نمازِ ظہر کے بعد شروع ہوئی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ جس میں شرکاء نے مطالبہ کیا کہ یہ مدارس کا وفاق ہے۔ چند افراد کا گٹھ جوڑ نہیں لہٰذا انتظام و انصرام اور فیصلے مدارس کی نمائندہ کمیٹی کو کرنا چاہئیں جو جماعتی دھڑے بندی سے الگ تھلگ ہو کیونکہ یہ خالص علمی کام ہے۔ اس کو سیاست سے الگ رکھنا چاہیے جیسا کہ دوسرے مسالک کے وفاقوں کا معاملہ ہے کہ وفاق کے ذمہ داران دھڑوں کے عہدے دار نہیں ہیں لیکن اس کو مسترد کرتے ہوئے سید حبیب الرحمٰن شاہ نے کہا کہ ہم نے پہلے ہی ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے۔ جس میں سے انہوں نے چند نام مولانا عبدالغفار اعوان اور مولانا عبدالسلام بھٹوی ذکر کیے تو مولانا امجد صاحب نے فرمایا کہ یہ نمائندگی نہیں، من پسند افراد کی نامزدگی ہے۔ آپ جن مولانا عبدالغفار اعوان کو جامعہ ابی بکر کراچی کا نمائندہ بتا رہے ہیں وہ تو کراچی کی بجائے بستیانہ میں مدرس ہیں، جامعہ ابی بکر سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ واضح رہے یہ وفاق المدارس ہے وفاق الاشخاص نہیں کمیٹی میں جامعات و مدارس کی نمائندگی ہونی چاہیے۔ نہ کہ اپنی مرضی کے افراد کی نامزدگی۔

اس پر سید حبیب الرحمٰن صاحب نے کہا کہ یہ ہمارے بس کی بات نہیں ہم مجبور ہیں اور اس طرح یہ میٹنگ ناکام برخواست ہو گئی جس پر سب حضرات بڑے مایوس نظر آ رہے تھے۔ کہ نماز عصر پڑھنے کے فوراً بعد محترم قاضی محمد اسلم سیف نے ایک تجویز پیش کی کہ اس اجلاس کا ناکام ختم ہونا اچھا نہیں۔ اس میں ہم سب کی بدنامی ہے۔ لہٰذا میں احباب کو فیصلہ کے لیے ایک تجویز پیش کرتا ہوں کہ ہم سب جامعہ سلفیہ کی دو محترم شخصیتوں شیخ الحدیث مولانا محمد عبدہٗ اور پروفیسر غلام احمد حریری صاحبان کو ثالث مان لیں۔ اس پر حاضرین نے صاد کیا لیکن سید حبیب الرحمٰن شاہ نے ان کو حَکَم تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ ایسے ناکام اجلاس پر بنیاد نہیں رکھی جا سکتی۔

مولانا امجد چھتوی صاحب نے جامعہ تعلیم الاسلام میں بلائے گئے اجلاس پر اس اعتراض کے جواب میں کہ یہ مدارس کو سیاست میں گھسیٹنے والی بات ہے۔ فرمایا کہ وفاق کی طرف سے اعتراضات والی چٹھی اَلْاِنَاءُ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ (اندر کی بات باہر چھلک پڑتی ہے) کا مصداق ہے کیونکہ وفاق

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے موجودہ منتظمین نے خود وفاق کو ایک دھڑے کی سیاست کی بھینٹ چڑھا رکھا ہے۔ جب کہ ہم اس کو سیاست اور دھڑے بندی سے الگ رکھنا چاہتے ہیں۔ ہمارا تو اہم ترین مطالبہ ہی یہ ہے کہ وفاق کی مرکزی کمیٹی غیر جانبدار ماہرین تعلیم پر مشتمل ہونی چاہیے۔ جو جماعتی اختلافات میں ملوث نہ ہوں اس کی تائید میں مولانا امجد صاحب نے اسلام آباد کی ایک میٹنگ کا حوالہ بھی دیا کہ ان کی بات چیت مولانا سید جبیب الرحمٰن شاہ صاحب کے ساتھ دیوبندی وفاق کے ناظم مولانا سلیم اللہ صاحب اور بریلوی وفاق کے ناظم مفتی عبدالقیوم ہزاروی کی موجودگی میں ہوئی تھی کہ متذکرہ دونوں وفاق دھڑے بندیوں کی سیاست سے محفوظ ہیں لہٰذا یہی فارمولا وہاں طے پاگیا۔ مزید تفصیل کا یہ وقت نہیں۔ اس اتفاق کی توثیق کے لیے میں خود (مولانا امجد صاحب) مولانا عبدالرشید صاحب ہزاروی کی معیت میں محترم مولانا عزیز الرحمٰن صاحب لکھوی کے پاس رینالہ خورد گیا، ان سے بھی یہی بات ہوئی انہوں نے بھی اس بات سے اتفاق کیا مگر اس پر عمل درآمد سیاست کی نذر ہوگیا۔ ان حضرات کا اپنا طرزِ عمل یہ ہے لیکن طعنہ دوسروں کو دیتے ہیں۔

ان حقائق کے سامنے آنے کے بعد مولانا لٰسین ظفر صاحب اور ان کے بعض ساتھیوں نے جامعہ تعلیم الاسلام کے اجلاس کے جواز کے خلاف وفاق کی چٹھی جاری کرنے کے حق میں پھر بحث شروع کردی اور مناظرانہ انداز میں بات کو طول دینا چاہا۔ اجلاس میں موجود بعض حضرات نے لاطائل بحث ختم کرنے کی درخواست کی۔ لیکن مولانا لٰسین ظفر نے مثبت انداز اختیار کرنے کی بجائے محترم مولانا امجد صاحب کے خلاف ذاتی حملے شروع کردیئے کہ مولانا بڑے بنے پھرتے ہیں لیکن کچھ نہیں جانتے اور گستاخانہ الفاظ بھی استعمال کئے۔ کہ "سب کذب بیانی ہے"۔ اس پر اجلاس میں غم و غصہ پھیلا لیکن مولانا عبدالقادر ندوی صاحب نے میزبان ہونے کے ناطے زیادتی برداشت کرنے کی تلقین فرمائی۔ اور مولانا لٰسین ظفر اور ان کے بعض ساتھیوں کو کافی وقت بھی دیا۔ اگرچہ بعض دیگر حضرات کو مولانا ندوی صاحب کے اس رویہ سے اتفاق نہ تھا کیونکہ مہمان تو سارے ہی ہے سبھی کا احترام ہونا چاہیے۔

جناب حافظ عبدالرحمٰن مدنی صاحب نے اس امر کو محسوس کرتے ہوئے درخواست

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کہ وقت کم ہے، اگر اسی طرح مولانا یٰسین ظفر صاحب اور ان کے ساتھی لمبی تقریریں کرتے رہے تو وقت ختم ہو جائے گا اور شاید ان کی آمد کا مقصد بھی یہی ہے کیونکہ وہ تو وفاق کی طرف سے چٹھی جاری کر کے اس اجلاس سے دوسروں کو روکنے والے ہیں اور اس کے مقابل اسی روز رینالہ خورد میں اجلاس بھی بلا رکھا ہے۔ تاہم مولانا ندوی صاحب نے مولانا یٰسین ظفر اور ان کے ساتھیوں کو کھل کر کہنے کا موقعہ دیا۔ مولانا امجد صاحب چھتوی نے ان حالات میں کج بحثی سے بچنے کے لیے اپنی تائید میں وفاق کے شائع کردہ نئے قواعد و ضوابط کا حوالہ دینے پر اکتفاء کیا۔ جن کے ذریعے اہلِ حدیث مدارس کی اسناد ختم کر کے صرف وفاق کی ذیلی اسناد کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو قواعد و ضوابط وفاق ص ۱۷)

اجلاس کی دوسری نشست جامعہ ابوبکر کراچی میں کلیۃ الحدیث کے عمید حافظ مسعود عالم کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ جس میں مولانا محمد عبداللہ امجد چھتوی نے اپنی بات مکمل کی اور آخر میں فرمایا کہ وفاق المدارس کی طرف سے نظام و نصاب کی تبدیلیوں کی کارروائی آمرانہ ہے جو مدارس کو اعتماد میں لیے بغیر کی جا رہی ہے اس کے بارے میں جو نصاب کمیٹی کے فیصلہ کا ذکر کیا جا رہا ہے، وہ درست نہیں۔ میں بھی اس کمیٹی کا رکن ہوں مجھے اور دیگر اراکین کو دعوت ہی نہیں دی گئی۔

پروفیسر ساجد میر صاحب نے وفاق اور جماعتی اختلافات کے بارے میں گفتگو کرتے ہوئے فرمایا کہ مدارس کا اتحاد جماعتی صلح کے بارے میں اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔ بشرطیکہ ایک گروپ اسے اپنی سیاسی قوت کے لیے استعمال نہ کرے لیکن وہ اس پر تیار نہیں۔ کیونکہ وہ اپنے من پسند افراد کو نامزد کر کے مدارس کی نمائندگی باور کرانا چاہتا ہے۔ حالانکہ یہ مدارس کا وفاق ہے۔ جس میں مدارس کو وفاق میں اپنے نمائندے بھیجنے کا حق ہونا چاہیے۔ وفاق کی ہیئت کو درست کرنا بہت ضروری ہے اسی طرح اس گروپ کو جماعتی صلح کے بارہ میں مخلص ہونا چاہیے ہم دیکھ رہے ہیں کہ انہیں اس سے کوئی دلچسپی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس اجلاس میں ان کے ذمہ دار افراد میں سے کوئی نہیں آیا۔

حضرت مولانا عبداللہ صاحب مہتمم جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ نے اس اجلاس کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناکام کرنے کے لیے وفاق المدارس کی طرف سے جاری کردہ چٹھی پر افسوس کا اظہار کیا کہ اس چٹھی کے ذریعے اتحاد اتفاق اور مصالحتی کوششوں کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ نیز مدارس کو اجتماع ماموں کانجن سے روکنے کے لیے آج ہی رینالہ خورد میں بھی مدارس کا اجلاس بلا لیا گیا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ وفاق المدارس کو سیاست سے الگ رکھ کر مدارس کو اعتماد میں لیا جائے اور ان کے نمائندے شامل کئے جائیں۔ آپ نے وضاحت فرمائی کہ ان معنوں میں مولانا عبدالسلام بھٹوی جامعہ محمدیہ گوجرانوالہ کے نمائندے نہیں ہیں کہ ہم نے انہیں اپنا نمائندہ نہیں بنایا۔

جامعہ رحمانیہ (کلیۃ الشریعۃ) لاہور کے مہتمم حافظ عبدالرحمٰن مدنی نے ماموں کانجن کے اجلاس کی غیر جانبدارانہ حیثیت پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کے اجلاس میں ہر شخص کو اپنی بات کھل کر کہنے کا موقع مل رہا ہے جبکہ دو سال قبل وفاق المدارس کی جانب سے جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں جو اجتماع مدارس تھا اس میں میزبانوں کا رویہ نہ صرف جبری تحکم کا تھا بلکہ توہین آمیز تھا۔ میرے جیسے آدمی کو اول تو بات کرنے کا موقع ہی نہ دیا جا رہا تھا کہ میاں فضل حق اپنی گفتگو کو موضوع سے ہٹ کر، لمبی کرتے جا رہے تھے تاکہ وقت ختم ہو جائے۔ تاہم میں نے ایک موقع پر بات کرنے کی کوشش کی تو مجھے چپ کرانے کے لیے یہاں تک زیادتی کی گئی کہ آپ وفاق کے رکن نہیں ہیں۔ اس کے جواب میں میں نے اپنا دعوت نامہ حوالہ کے طور پر پیش کیا کہ آپ نے ہی مجھے بلایا ہے پھر بات کرنے کا موقع کیوں نہیں دیا جا رہا۔

آپ نے وفاق کی طرف سے جامعہ سلفیہ میں بلائی گئی میٹنگ کا پس منظر بھی بتایا کہ اوائل ۱۹۸۷ء میں وفاق المدارس کی طرف سے مدارس کا اجتماع نصاب وغیرہ پر مشاورت کے لیے بلایا گیا تھا۔ پھر کسی معقول وجہ کے بغیر ہی یہ اجلاس منسوخ کر کے خود ہی ایک نصاب تیار کر لیا۔ جو مدارس کو ارسال کر کے صرف اتنی گنجائش باقی رکھی گئی کہ مدرسہ اپنی رائے لکھ کر بھیج سکتا ہے۔ چونکہ اس طرح انفرادی رائے بیکار جاتی ہے اس لیے مدارس کے باہمی رابطہ سے مشترکہ کنونشن لاہور میں ۱۹ مارچ ۱۹۸۷ء کو منعقد کیا۔ اس کے نتیجہ میں مدارس کی نمائندہ کمیٹی نے اپنے تین اجلاسوں میں کافی غور و خوض کے بعد تجاویز تیار کر کے مطبوعہ صورت میں وفاق المدارس کو پیش کیں۔ لیکن وفاق کے منتظمین نے ان

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجاویز کو درخور اعتناء لئے بغیر نصاب کمیٹی تشکیل دے دی جس میں مجھے اور مولانا عبداللہ امجد کو بھی رکن بنایا گیا (تضاد ملاحظہ ہو کہ جن کی رکنیت سے بھی انکار ہے ان کی طرف سے نیا نصاب تیار کرنے کا دعوٰی کیا جا رہا ہے۔)

آپ نے تبدیلی نصاب کی وجہ سے معادلہ ختم ہو جانے کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ پچھلے سال ہمارے مدرسہ کے ایک ایسے طالب علم کا داخلہ سعودی یونیورسٹی میں منظور ہو کر پھر منسوخ ہو گیا کہ جامعہ سلفیہ میں ثانوی کے نصاب میں تبدیلی کی بنا پر اس کا سعودی یونیورسٹیوں سے معادلہ ختم ہو گیا ہے۔ غالباً اسی بناء پر اس سال مدینہ یونیورسٹی میں جامعہ سلفیہ کے کسی طالب علم کا داخلہ نہیں ہوا۔ جب کہ جمعیت اہلحدیث کے چار اور رحمانیہ کے چند طلباء کا داخلہ مدینہ یونیورسٹی میں ہوا ہے اسی طرح آپ نے وفاق کی ذیلی اسناد (میٹرک، ایف۔ اے، بی۔ اے) کے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کی طرف سے معادلہ نہ ہونے کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ وفاق کی آخری سند کو پبلک سروس کمیشن اور یونیورسٹیاں ابھی تک کھلے طور پر ایم۔ اے اسی لیے نہیں مانتیں کہ ایم۔ اے سے قبل تین اسناد میٹرک، ایف۔ اے، بی اے کا معادلہ بھی ہونا چاہیے، جو نہیں ہے۔ ملازمت کے لیے اصل ادارہ پبلک سروس کمیشن ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اور وزارتِ تعلیم پنجاب سے رابطہ کر کے مکمل معلومات حاصل کی ہیں کہ گرانٹس کمیشن نے کوئی نئی چٹھی جاری ہی نہیں کی۔ بلکہ اس وقت آپ نصاب تبدیل کر کے معادلہ کرانے کی نئی کوشش کریں گے تو حالات تبدیل ہو چکے ہیں۔ خطرہ ہے کہ سابقہ معادلہ وغیرہ کا مسئلہ ہی ختم ہو جائے۔ کچھ وجوہات اور بھی ہیں۔ جن میں سے وفاق کے منتظمین کی دھاندلیاں بھی ایک وجہ ہے مثلاً بعض مدارس کی آٹھ لڑکیاں فیل ہوتی ہیں۔ لیکن ممتحن کے احتجاج کے باوجود ان لڑکیوں کو پاس قرار دے کر اسناد جاری کر دی جاتی ہیں۔ ابھی وفاق المدارس کے منتظمین کی غیر جانبداری اور انصاف کی بات کی جا رہی تھی لیکن وفاق کے ناظمِ تعلیمات کی لڑکی کو پہلے اول پھر دوم یا سوم قرار دینے کا ڈرامہ رچایا گیا۔ اگر وفاق کا یہی حال رہا تو یہ سارا معاملہ مذاق بن جائے گا۔ آپ علماء اور اہل مدارس پر ذاتی حملے کرتے ہیں۔ بات سوچ سمجھ کر کریں۔ ہم مدارس کے ذمہ دار ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم اپنے مدارس میں داخلی معاملات پر جملہ اساتذہ کی مشاورت بلا کر فیصلے کرتے ہیں۔ لیکن وفاق صرف امتحانی ادارہ ہے۔ مگر مدارس کی مشاورت کے بغیر یکطرفہ طور پر ان کی قسمت کے فیصلے کرتا ہے یہ ناجائز جبر اور مداخلت بند ہونی چاہیے۔ مدارس وفاق کی ملکیت نہیں ہیں، لہٰذا ہماری تجاویز یہ ہیں:

۱۔ جب تک وفاق المدارس کے نئے نصاب اور نظامِ امتحانات کا معادلہ نہ کرالیں کسی کو اپنا نصاب و نظام بدلنے پر مجبور نہ کریں۔

۲۔ جب تک مدارس کو اعتماد میں نہ لیں ان کی اسناد کی حیثیت ختم نہ کریں۔ وفاق کے آخری امتحان میں شرکت کیلئے وفاق کی ذیلی اسناد کی بجائے مدارس کی جاری کردہ سندِ فراغت کی بنیادی حیثیت تسلیم کریں۔

۳۔ امتحانات کے ذمہ دار غیر جانبدار اشخاص ہونے چاہییں۔ جماعتی دھڑوں کے عہدیدار وفاق کے ذمہ دار نہ ہوں۔

۴۔ مدارس کو وفاق کی مرکزی کمیٹی میں رکنیت دیئے بغیر وفاق کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ نیز وفاق کا دستور و نظام مدارس کا پاس شدہ ہونا چاہیے۔

۵۔ ماموں کانجن میں آل پاکستان اہلحدیث کانفرنس منعقدہ مارچ ۱۹۸۹ء کے موقعہ پر اہلحدیث مدارس نے جو با اختیار پانچ رکنی نمائندہ کمیٹی بنائی تھی۔ وفاق کے منتظمین ذیلی اسناد کے معادلہ کے بارے میں اسے مطمئن کر دیں تو تمام مدارس یہ امتحانات بھی دینے کو تیار ہو جائیں گے۔

وحدتِ نصاب اور وفاق المدارس کے بارہ میں مندرجہ بالا تجاویز کے علاوہ مدارس کی رجسٹریشن، درجہ بندی، طالبات کے مستقل آسان نصاب اور طلباء کی مارشل فنون کی ٹریننگ کے بارے میں مفید آراء بھی سامنے آئیں۔ لیکن ان کے قابلِ عمل ہونے کے بارے میں اصل بنیاد وفاق المدارس کے مسئلے کا اطمینان بخش حل ہے۔ لہٰذا شرکائے اجلاس نے انہیں مناسب وقت کے لیے محفوظ رکھا۔ مدارس سے متعلقہ مباحث پر اجتماع کی آراء کے ٹھوس شکل اختیار کرنے کے بعد جماعتی مصالحت کے بارے میں پروفیسر ساجد میر صاحب نے گفتگو کا آغاز فرمایا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ